السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرض حسنہ میں زکوۃ ہے یا نہیں اگر ہے تو قرض خواہ پر ہے یا مقروض پر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرض دو قسم کا ہوتا ہے (1) قرض خواہ جب قرض جب چاہے اس کو وصول کرسکے اور اس کی وصولی میں زحمت نہ اٹھانی پڑے ایسے قرض میں ہر سال قرض خواہ کے ذمہ زکوۃ فرض ہے لیکن قرض خواہ کو اختیار ہے کہ ہر سال زکوۃ ادا کردیا کرے یا جب قرض وصول کرے تو تمام گذشتہ سالوں کی اکھٹا ادا کرے۔ یروی ذلک عن علی وبهذا قال الثوری وابوثور روأصحاب الرأی واحد وقال الشافعی: علیہ اخراج الزکاة فی الحال وإن لم یقبضہ (المغنی 4/270269)

(2) اس کا وصول ہونا مشکل یا نا ممکن ہو۔ ایسے قرض میں زکوۃ نہیں ہے۔ وہو قول قتادة واسحق وابی ثور واہل العراق وروایة عن احمد فلا تجب عندہم الزکوۃ فی المضمار واذا وصل الی صاحبہ یستانف بہ حولا والتفصیل فی المصفی والمحلی لابن حزم 6/103

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاة

صفحہ نمبر 67

محدث فتویٰ